



## SCAN TO JOIN & FOLLOW US (WhatsApp Channel)



کفر بالطاغوت کا مطلب؟

لغوی مطلب :

یہ لفظ طغیان سے نکلا ہے، حد سے تجاوز کرجانے کو ”طغیان“ کہتے ہیں۔

لغت میں طاغوت طغیان سے مشتق ہے جس کا معنی ہے حد سے گزرنا، جیسا کہ قرآن میں یہ لفظ اس معنی میں استعمال ہوا ہے

إِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ

”جب پانی حد سے گزر گیا تو ہم نے تمہیں چلتی کشتی میں سوار کرایا۔“



(الحاقہ: ۱۱)

## شرعی مطلب :

انسان کا اپنے معبود، مطاع یا متبوع کے متعلق حد سے تجاوز کر جانا۔

شریعت میں طاغوت ہر اس شخص کو کہتے ہیں جو سرکشی کرے؛ حدود فراموش بنے؛ اور اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے کسی حق کو اپنے لئے ثابت مانے یا اپنی طرف اس کی نسبت کرے اور خود کو اللہ کے برابر قرار دے۔ یعنی اگر کوئی انسان تین امور میں سے کسی ایک کو اپنے لئے ثابت مانے وہ طاغوت ہے

کوئی مخلوق اپنے لئے کوئی ایسا فعل ثابت مانے یا اپنی طرف منسوب کرے جو کہ خاص اللہ کے افعال ہیں جیسے پیدا کرنا، رزق دینا، شریعت بنانا وغیرہ جو ان میں سے کسی کام کا دعویٰ کرے تو وہ طاغوت ہے اللہ کی صفات میں سے کوئی صفت اپنے اندر موجود مانے جیسے علم غیب جاننا، یا حاجت روائی کرنا وغیرہ۔ کسی مخلوق کے لئے عبادات میں سے کوئی عبادت جیسے دعا، نذر، ذبح، قربانی، فیصلے، وغیرہ میں سے کوئی ایک قسم مانے تو یہ بھی طاغوت ہے؛ یا ایسے کسی عمل پر



خاموشی اختیار کرے اس سے بیزاری و براءت کا اظہار نہ کرے۔

: امام مالک رحمہ اللہ نے طاغوت کی تعریف اس طرح کی ہے

”والطاغوت هو كل ما يعبد من دون الله عزوجل۔“  
”طاغوت ہر وہ چیز ہے جس کی اللہ کے علاوہ عبادت کی جائے۔“  
(ابن کثیر)

سب سے عمدہ تعریف امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے؛ اس میں اللہ تعالیٰ کے سوا جس چیز کی بھی عبادت کی جائے وہ شامل ہے ہر باطل معبود طاغوت ہے؛ جیسے بت، قبر، مزار، پوجے جانے والے پتھر، درخت، اور وہ احکام جو اللہ کے حکم کے مقابلہ پر بنائے جائیں اور ان کے مطابق لوگوں میں فیصلے کریں۔ اس طرح وہ قاضی بھی طاغوت ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مخالف احکام کے مطابق فیصلے کرتے ہیں۔ شیطان اور جادوگر، کاہن و نجومی جو غیب کا دعویٰ کرتے ہیں سب طاغوت ہیں۔ اس طرح جو لوگ خود کو شریعت ساز سمجھتے ہیں حرام و حلال قرار دینے کا خود کو مجاز سمجھتے ہیں سب طاغوت ہیں۔ ان کا انکار اور ان سے بیزاری و براءت کا اعلان ضروری ہے یہی کفر بالطاغوت ہے۔



## طاغوت کے انکار کا وجوب :

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلی جو چیز انسان پر فرض کی ہے وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان اور طاغوت کا انکار ہے۔ [یعنی طاغوت کی عبادت چھوڑ دینا اور اس سے اجتناب اور براءت کا اظہار کرنا] فرمان الہی ہے

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا  
الطَّاغُوتَ

”بیشک ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (وہ انہیں دعوت دے کہ صرف اللہ کی عبادت کرو طاغوت سے اجتناب کرو۔“

[النحل: ۳۶]

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ  
الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا

”جس نے طاغوت کا انکار کیا اور اللہ پر ایمان لایا اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا جس کو ٹوٹنا نہیں ہے۔“

[البقرة: ۲۵۶]

جس نے زبان سے شہادتین کا اقرار کیا مگر طاغوت کو نہیں چھوڑا تو اس کا یہ اقرار شرعی معنی کے لحاظ سے کسی



بھی طرح فائدہ مند نہیں ہے اور یہ شخص اسلام میں داخل بھی نہیں ہے۔

**طاغوت سے انکار کا طریقہ:**

یہ کہ آپ غیر اللہ کی عبادت کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتے ہوئے اس سے بغض رکھیں اور نفرت کریں۔

طاغوت کی عبادت باطل ہونے کا عقیدہ رکھنے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ  
وَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ

اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے اور یہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کو پکارتے ہیں وہ باطل ہیں اللہ تعالیٰ ہی سب سے بلند اور بڑا ہے۔“

[حج: ۶۲]

: نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ  
”بتوں کی ناپاکی سے اجتناب کرو اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔“



[الحج: ۳۰]

طاغوت کی عبادت اور بتوں کی پرستش یہی ہے کہ انہیں طاقت کا مالک مانا جائے اور ان سے مدد مانگی جائے ان کی خوشنودی کے لئے نذر و نیاز دیئے جائیں۔

یہ کہ اہل طاغوت کا انکار کیا جائے اور ان سے عداوت رکھی جائے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے :

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَأَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ

”تمہارے لئے ابراہیم اور اس کے ساتھیوں کی سیرت بہترین نمونہ ہے جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے اور تمہارے ان معبودوں سے بیزار ہیں جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ پکارتے ہو ہم تمہارے ان عقائد کا انکار کرتے ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان عداوت اور نفرت ظاہر ہو چکی جب تک کہ تم ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لے آؤ۔“



### [الممتحنه: ۴]

اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا قول بطور حکایت کے بیان کر کے فرمایا ہے :

قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ أَنْتُمْ وَ آبَاؤُكُمْ إِلَّا قَدَمُونَ هَ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ

”(ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے) کہا کہ مجھے بتاؤ (ان کی حقیقت) جن کی تم عبادت کرتے ہو تم بھی اور تمہارے باپ دادا بھی یہ (تمہارے معبود) میرے دشمن ہیں سوائے رب العالمین کے۔

[الشعراء: ۷۵ تا ۷۸]

### تین اصول

- (ا) انسان کا اپنے رب کی معرفت حاصل کرنا۔
- (ب) انسان کا اپنے دین کی معرفت حاصل کرنا۔
- (ج) انسان کا اپنے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت حاصل کرنا۔

یہی تین سوال قبر میں پوچھے جانے والے ہیں۔  
اس میں بذیل مسائل ہیں



- بے شک اللہ تعالیٰ ہی ہمارا معبود برحق ہے جو اپنی نعمتوں سے ہماری پرورش اور تمام عالم کی پرورش کرتا ہے۔

- بے شک اکیلا اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔

- ہمیں اپنے رب کی معرفت اس کی نشانیوں سے اور عظیم مخلوقات سے ہوتی ہے۔

\* اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے: دن اور رات، سورج اور چاند ہیں۔

\* اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے: سات زمینیں اور سات آسمان اور ان کے مابین کی ہر ایک چیز ہے۔

**دوسرا اصول: انسان کا اپنے دین کی معرفت حاصل کرنا۔**  
اس میں یہ مسائل ہیں

- اسلام ہی وہ دین ہے جس کے علاوہ کوئی دین اللہ تعالیٰ ہرگز قبول نہ کرے گا۔





- اسلام کا معنی ہے ظاہری و باطنی طور پر اللہ تعالیٰ کی توحید بجالاتے ہوئے اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے شرک اور مشرکین سے براءت کا اظہار و اعلان کرنا۔

## دین کے تین مراتب کا بیان

- اسلام

ایمان

احسان

\* تیسرا اصول: انسان کا اپنے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت حاصل کرنا۔

اس میں بذیل مسائل ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور نسب

محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم۔ ہاشم کا تعلق قریش سے تھا۔ قریش عرب میں سے تھے اور عرب حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام کی اولاد میں سے تھے۔



آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر  
پائی۔ ان میں سے چالیس سال نبوت سے پہلے کے ہیں۔ اور  
تئیس سال نبوت و رسالت ملنے کے بعد کے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت  
سورۂ علق کے نزول سے نبوت ملی اور سورۂ مدثر کے  
نزول سے رسالت ملی۔

آپ کا شہر اور دار ہجرت  
آپ کا شہر مکہ تھا۔ پھر وہاں سے ہجرت کر کے مدینہ  
طیبہ چلے گئے۔

آپ کی دعوت کا موضوع  
اللہ تعالیٰ نے آپ کو شرک کی قباحت سے ڈرانے اور توحید  
کی طرف بلانے کے لیے مبعوث فرمایا تھا۔

تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت کا اہم ترین  
مرکزی نقطہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور شرک سے اجتناب  
ہوا کرتا تھا۔ اور اسی دعوت کو ہمیشہ اولین اہمیت  
حاصل رہی ہے۔ داعی کو بھی چاہیے کہ انبیائے کرام  
علیہم السلام کی راہوں پر گامزن رہتے ہوئے سب سے پہلے  
دعوت توحید کا کام کرے ؛ اس کے بعد دیگر مسائل بیان



کیے جائیں۔ اس کی برکت یہ ہوتی ہے کہ جب لوگ اللہ تعالیٰ کی توحید پر کاربند ہو جاتے ہیں تو باقی احکام شریعت کا ماننا آسان ہو جاتا ہے۔

### کفر کے معنی و اقسام

کفر کا معنی :

لغت میں :

چھپانے اور ڈھانک لینے کو ”کفر“ کہتے ہیں۔

شرع میں :

اسلام کی ضد کفر ہے۔

کفر کی اقسام :

: کفر کی دو اقسام ہیں :

- کفر اکبر

- کفر اصغر



## کفر اکبر

اس میں یہ مسائل ہیں :  
کفر اکبر کا معنی :

اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان نہ رکھنا، خواہ اس کے ساتھ جھٹلانا بھی ہو۔

کفر اکبر کا حکم :

کفر اکبر کی وجہ سے دین اسلام اور ملت سے خروج لازم آتا ہے۔

کفر اکبر کی اقسام :

۱۔ کفر تکذیب :

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے :

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے، یا حق کو جھٹلا دے جب وہ اس کے پاس آئے؛ کیا ان کافروں کے لئے جہنم میں کوئی رہنے کی جگہ نہیں ہے؟  
تکذیب :

اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھوٹا ہونے کا اعتقاد بھی ہے؛ اس قسم کے لوگ باقی اقسام کی

نسبت دنیا میں بہت ہی کم ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ دلائل اور براہین و معجزات عطا کیے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی نبوت و رسالت پر دلالت کرتے ہیں اور جن سے ہر قسم کا شک و شبہ باطل ہو جاتا ہے اور کفار کا عذر ختم اور ان پر حجت قائم ہو جاتی ہے، فرمانِ الہی ہے:

فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ  
”بے شک وہ آپ کو نہیں جھٹلاتے، بلکہ یہ ظالم تو اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔“

[الانعام: ۳۳]

کفرِ تکبر، تصدیق کے ساتھ انکار:  
اس کی دلیل یہ فرمانِ الہی ہے:

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى  
وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ  
اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو؛ تو انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہیں کیا؛ اس نے انکار اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

[البقرة: ۳۴]

کفر شک ؛ یعنی بدگمانی کا کفر :  
اس کی دلیل یہ فرمان الہی ہے :

وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۖ قَالَ  
مَا أَظُنُّ أَن تَبِيدَ بِذِهِ ۖ أَبَدًا ﴿۳۵﴾  
وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً ۖ وَلَئِن رُّدِدْتُ إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا  
مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾

قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ  
تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾  
لَكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا ﴿۳۸﴾

اور وہ اپنے باغ میں اس حال میں داخل ہوا کہ وہ اپنی  
جان پر ظلم کرنے والا تھا، کہا: میں گمان نہیں کرتا کہ یہ  
کبھی برباد ہوگا۔ اور نہ میں قیامت کو گمان کرتا ہوں کہ  
قائم ہونے والی ہے۔ اور واقعی اگر مجھے میرے رب کی  
طرف لوٹایا گیا تو یقیناً میں ضرور اس سے بہتر لوٹنے کی  
جگہ پائوں گا۔ اس کے ساتھی نے، جب کہ وہ اس سے  
باتیں کر رہا تھا، اس سے کہا: ”کیا تو نے اس کے ساتھ کفر  
کیا جس نے تجھے حقیر مٹی سے پیدا کیا، پھر ایک  
قطرے سے، پھر تجھے ٹھیک ٹھاک ایک آدمی بنا  
دیا۔ لیکن میں، تو وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور میں اپنے رب  
کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔



[الكهف: ۳۵ تا ۳۸]

:اعراض ؛ یعنی روگردانی :

اس کی دلیل یہ فرمان الہی ہے :

وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّا أُنذِرُوا مُّعْرِضُونَ

”وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اس چیز سے جس سے وہ  
ڈرائے گئے، منہ پھیرنے والے ہیں۔“

[الأحقاف: ۳]

:کفر نفاق :

اس کی دلیل یہ فرمان الہی ہے :

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ  
یہ اس لیے کہ بے شک وہ ایمان لائے، پھر انہوں نے کفر  
کیا تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی، سو وہ نہیں  
سمجھتے۔

[المنافقون: ۳]

:کفر اصغر :

اس میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں



(ا) اس کا معنی :

ہر وہ معصیت کا کام جس پر کتاب و سنت میں کفر کے نام کا اطلاق ہوا ہو، مگر وہ کفر اکبر کے درجہ تک نہ پہنچتا ہو۔

(ب) کفر اصغر کا حکم :

حرام ہے؛ اور کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہے۔ لیکن اس کا مرتکب دائرۃ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔

(ج) کفر اصغر کی مثالیں :

کفر نعمت :

فرمان الہی ہے :

فَكَفَرْتُ بِأَنْعُمِ اللَّهِ

”پس اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی۔“

[النحل: ۱۱۲]

:- مسلمان کا اپنے مسلمان بھائی سے قتال کرنا۔

حدیث میں آتا ہے :

(سباب المسلم فسوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ)

”مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اسے قتل کرنا کفر

ہے۔“





[مسلم: ۷۰۷۶]

- دوسروں کے نسب میں طعنہ زنی کرنا۔  
میت پر نوحہ اور واویلا کرنا :

حدیث میں آتا ہے؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا :

”لوگوں میں دو باتیں کفر کی پائی جاتی ہیں: دوسروں کے  
نسب میں طعنہ زنی کرنا اور میت پر واویلا اور نوحہ  
خوانی کرنا۔“  
[مسلم]

نفاق کے معنی و اقسام

نفاق کا معنی :

لغت میں :

کسی چیز کے چھپانے اور چشم پوشی کرنے کو کہتے ہیں۔

شرع میں :

اسلام کا اظہار کرنا اور کفر اور شر کو چھپا کر رکھنا نفاق  
کہلاتا ہے۔



نفاق کی اقسام :  
نفاق کی دو قسمیں ہیں :  
1. نفاق اکبر  
( اعتقادی نفاق - )

2. نفاق اصغر  
( عملی نفاق - )

اس کی تفصیل افادہ عامہ کے لیے ذیل میں درج کی جا رہی ہے۔

**اعتقادی نفاق :**  
اس میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

**اعتقادی نفاق کا معنی :**  
یہ نفاق اکبر ہے۔ ایسا وہ انسان کرتا ہے جو اسلام کا اظہار کر رہا ہو مگر باطن میں کفر کو چھپا رہا ہو۔

**اس کا حکم :**  
نفاق کی اس قسم کی وجہ سے دین سے کلی طور پر خروج لازم آتا ہے۔ اس نفاق کا مرتکب جہنم کے نچلے گڑھوں میں رہے گا۔



اس کی اقسام :

اس کی چھ اقسام ہیں :

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنا۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوئے دین کے بعض اجزا کا انکار کرنا۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھنا۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوئے دین کے کچھ حصہ سے بغض و نفرت رکھنا۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر گزند آنے پر خوشی محسوس کرنا۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی نصرت کو نا پسند کرنا۔

عملی نفاق :

اس میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

۱: عملی نفاق کا مطلب

یعنی منافقین کے اعمال میں سے کوئی عمل اختیار کرنا، اس طرح سے کہ کچھ ایمان بھی دل میں باقی رہے۔

### ب: اس کا حکم

... یہ انسان ملت اسلام سے خارج تو نہیں ہوتا، مگر ایسا کرنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ ایسے انسان میں ایمان اور نفاق دونوں چیزیں پائی جاتی ہیں، مگر جب نفاق بڑھتا جاتا ہے تو انسان خالص منافق ہو کر رہ جاتا ہے۔

### ج: اس کی مثالیں

- بات کرنے میں جھوٹ بولنا ”جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔“

- وعدہ خلافی: ”جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے۔“

- خیانت: ”جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔“

- گالی گلوچ: ”جب کسی سے جھگڑے تو گالیاں دے۔“

- عہد شکنی: ”جب وہ عہد کرے تو عہد شکنی کرے۔“

- مسجد میں باجماعت نماز سے سستی: ”جب نماز کے لیے اٹھتے ہیں تو انتہائی سستی کے ساتھ اٹھتے ہیں۔“



وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالً

”اور جب وہ نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔“

[النساء: ۱۴۲]

- ”ریاکاری:“ جب نیک اعمال کرے تو لوگوں کو دیکھانے کے لیے۔ فرمان الہی ہے۔

يُرَآئُ وَنَ النَّاسِ

”لوگوں کو دکھاتے ہیں۔“

[النساء: ۱۴۲]

دوستی اور دشمنی کا معنی و مفہوم  
الولاء والبراء لغوی معنی

ولاء لغت میں

اس کا معنی محبت [دوستی] ہے۔

براء لغت میں

بریء کا مصدر ہے، جو کہ کاٹنے کے معنی میں آتا ہے۔  
کہا جاتا ہے



”بری القلم“ یعنی قلم تراشنا۔

## شرعی معنی [الولاء والبراء]

### ولاء

مسلمانوں کی محبت، ان کی نصرت کرنا، ان کا اکرام و احترام کرنا، اور ان کی قربت حاصل کرنا۔

### البراء

کافروں سے بغض رکھنا اور ان سے دور رہنا اور ان کی مدد نہ کرنا۔

### دوستی اور دشمنی کی اہمیت

- یہ اسلامی عقیدہ کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے۔

- ایمان کی سب سے مضبوط کڑی ہے۔

- یہ ابراہیم علیہ السلام اور نبی اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کار ہے۔

### موالات کی اقسام

... اس کی دو اقسام ہیں

- تولیٰ

- موالاة

تولی: [محبت رکھنا]

اس میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں

ا) اس کا معنی

- شرک و مشرکین اور کفر و کفار کی محبت۔

- اہل ایمان کے خلاف کفار کی مدد و نصرت۔

ب) اس کا حکم

ایسا کرنا ارتداد ہے جس کی وجہ سے انسان دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ

”تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔“

[المائدة: ۵۱]

الموالاة [دوستی]

اس میں یہ مسائل ہیں



ا. دوستی کا معنی اور ضابطہ :

اہل کفر اور اہل شرک کی محبت کسی دنیاوی وجہ سے کی جائے، اور اس کے ساتھ ہی ان لوگوں کی مدد و نصرت بھی کی جائے، ورنہ صرف محبت ہوگی، دوستی نہیں ہوگی۔

ب: اس کا حکم

ایسی دوستی لگانا حرام اور کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہے۔

ج: اس کی دلیل

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ، تم ان کی طرف دوستی کا پیغام بھیجتے ہو۔“

[الممتحنة: ۱]

کفار سے دوستی کے مظاہر میں سے :





- لباس میں اور انداز گفتگو و تکلم میں ان کی مشابہت اختیار کرنا۔

- سیر و تفریح اور دل لگی کے لیے ان کے ممالک کا سفر کرنا۔

- ان ملکوں میں رہائش اختیار کرنا، اور دین بچانے کے لیے وہاں سے اسلامی ممالک کی طرف ہجرت نہ کرنا۔

- ان کی تاریخوں اور ایام کے مطابق خود کو ڈھالنا، جیسے ان کے ایام عید وغیرہ۔

- ان کی عیدوں میں ان کے ساتھ شراکت اختیار کرنا، یا ان عیدوں کے منانے میں ان کے ساتھ تعاون کرنا، یا ان عیدوں کی مناسبت سے انہیں مبارکباد کے پیغامات بھیجنا۔

۶۔ ان کے ناموں پر اپنے نام یا اپنے بچوں کے نام رکھنا۔

**دوستی اور دشمنی میں لوگوں کی اقسام :**  
[اہل ایمان سے] اس دوستی اور دشمنی میں لوگوں کی تین اقسام ہیں

**پہلی قسم :**



جو خالص محبت کرتے ہیں اس کے ساتھ کوئی عداوت نہیں پائی جاتی۔

یہی لوگ سچے اور مخلص اہل ایمان ہیں۔

### دوسری قسم :

جو خالص بغض و عداوت رکھتے ہیں، اس کے ساتھ کوئی محبت اور دوستی نہیں پائی جاتی۔

یہ خالص کافر ہیں۔

### تیسری قسم :

جو ایک لحاظ سے محبت کرتے ہیں اور ایک لحاظ سے بغض رکھتے ہیں۔

یہ گناہ گار اہل ایمان ہیں۔ محبت اس لیے کرتے ہیں کہ ان میں ایمان کی اصل موجود ہوتی ہے اور نفرت اس لیے رکھتے ہیں کہ ان میں گناہ کا عنصر پایا جاتا ہے جو کہ کفر اور شرک سے کم تر درجہ کے گناہ ہیں۔



## اسلام کے معنی و مفہوم

اسلام کا معنی :

اسلام کا لغوی معنی ہے  
تابع دار ہونا، مان لینا، جھک جانا۔

اسلام کا شرعی معنی :

اسلام کا شرعی معنی یہ ہے :  
ا : اللہ تعالیٰ کی توحید کو تسلیم کرنا۔

ب : اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے اس کی فرماں برداری  
کرنا۔

ج : شرک اور مشرکین سے براءت کا اظہار کرنا۔

اسلام بلحاظ عموم و خصوص :

الف) اسلام عام معنی میں

ازل سے لے کر قیامت تک اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی شریعت  
کے مطابق اس کی عبادت کرنا۔

ب) اسلام کا خاص معنی

پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی  
ہوئی شریعت۔



## اسلام کے ارکان

اسلام کے ارکان پانچ ہیں

لا إله إلا الله محمد رسول الله کا اقرار کرنا اور گواہی دینا۔

نماز قائم کرنا۔

زکوٰۃ ادا کرنا۔

رمضان کے روزے رکھنا۔

صاحب استطاعت کا حج بیت الله کرنا۔

ان ارکان کی دو اقسام ہیں :

پہلی قسم :

جس کے بغیر بنیاد ہی قائم نہیں ہو سکتی، جنہیں بنیادی ارکان کہا جاتا ہے

یہ دو ارکان ہیں

- شہادتین کا اقرار کرنا۔

نماز قائم کرنا۔



دوسری قسم :

جن کے بغیر بنیاد کی تکمیل ممکن نہیں ہے انہیں ارکان  
إتمام کہا جاتا ہے۔

یہ تین ارکان ہیں

- زکوٰۃ ادا کرنا۔

- رمضان کے روزے رکھنا۔

- بیت اللہ کا حج کرنا۔

ارکان اسلام کی دلیل :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَنَّ مُحَمَّدًا  
رَسُولَ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ،  
وَحَجُّ الْبَيْتِ۔

”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی  
دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اور  
نماز کو درستی سے ادا کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے  
روزے رکھنا، اور بیت اللہ کا حج کرنا۔ (Bukhari, Musli)